ZOUQ-E-NOOR

ISSN: 3007-4614 (P), 3006-6069 (E)

ZOUQ-NOOR JOURNAL OF RELIGIOUS AND SOCIAL STUDIES

انبیاء پر وحی کے نزول کی صورتیں اور اُس کی افادیت ایک تحقیقی مطالعہ

THE FORMS OF REVELATION TO THE PROPHETS AND THEIR USEFULNESS: A RESEARCH STUDY

1. **Dr.Zeenat Haroon**
dr.zeenat@uok.edu.pk

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, D.I Khan, KPK.

2. **Tariq Mahmood Khan**
tmkhan009@gmail.com

SIEBF School of Islamic Economics, Business and Finance MinhajUniversity Lahore.

Vol. 02, Issue, 01, Jan-June 2025, PP:29-39

OPEN ACCES at: www.zouqenoor.com

Article History	Received	Accepted	Published
	18-03-25	03-05-25	30-06-25

Abstract

It belongs to Allah, who creates the system of the world and entrusts it with responsibilities, and the Prophet (PBUH) has been commanded to obey the commands of the Lord of the Universe and to take advantage of the things he has created according to His commands and methods. It is impossible to follow the commandments and take full advantage of the objects of the universe without any definite argument, so for this purpose Allah blessed humanity with the wealth of knowledge. The highest of the means of acquiring knowledge is the status of revelation. Revelation reveals the purposes of objects, real and legitimate and illegal, lawful and sacred, and the method of use and determination. The knowledge of revelation reaches humanity through Allah's favorite beings [prophets], the source of the absolute, through which humanity knows the truth of the truth and the things. It is determined to access beliefs and ideas, as well as religious and rational necessity, without which it is

CC BY

impossible to live and improve life. Revelation is a means of knowing The Constitution of Allah, which informs the change of commands for humanity given time and circumstances, and is also a guarantee of strengthening the relationship between the Creator and the creation. The above topic has been chosen to examine the method of revelation to the prophets and its usefulness.

Key Words: *Revelation, Humanity, Religious, lawful and sacred, Holy Quran, Responsibilities, Circumstances.*

موضوع کا تعارف:

قرآن وحدیث میں انبیائے کرام علیہم السلام وحی ہے نزول کی کئی صورتیں مذکور ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے حق میں وحی کی تین قسمیں فرشتے کے واسطے کے بغیر براہ راست اللہ تعالیٰ کا کلام سننا، فرشتے کے واسطے سے اللہ کا پیغام آنا اور انبیائے کرام کے دل میں کسی بات کا ڈالا جانا جیسا کہ سورۃ الشوریٰ میں مذکور ہے، وحی کی یہ تین قسمیں سات صورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی کا نزول سات صورتوں میں ہوا۔ خواب، القاء، گھنٹی کی آواز کی صورت، فرشتہ کا کسی معروف یا غیر معروف شکل میں ظاہر ہونا، اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہونا، حضرت اسرافیلؑ کا وحی پر مامور ہونا، اشیاء سے کرام پردے کے پیچھے سے یا بلا پردہ اللہ پاک کا کلام سنیں۔[1]

وحی کے نزول کی افادیت:

نظام عالم کو بنانے اور اُسے ذمہ داریاں تفویض کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور حضرت انسان کو رب کائنات کے احکام کی پابندی کرنے اور اُس کی پیدا کی ہوئی اشیاء سے اُسی کے حکم اور طریقوں کے مطابق فائدہ اُٹھانے اور اپنے مصرف میں لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ احکام پر عمل اور کائنات کی اشیاء سے سے مکمل استفادہ بغیر کسی قطعی دلیل کے ناممکن ہے، چنانچہ اسی غرض سے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو علم کی دولت سے نوازا۔ علم کے حصول کے ذرائع میں سے سب اعلیٰ وارفع وحی کا درجہ ہے۔ اس کے ذریعے اشیاء کے مقاصد حقیقی اور جائز وناجائز، حلت وحرمت، استعمال کے طریقہ کار اور تعین کا پتہ چلتا ہے۔ انسانیت تک وحی کا علم اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہستیوں [پیغمبروں] کے ذریعے پہنچتا ہے۔ وحی کے فوائد درج ذیل ہیں۔

1. علم قطعی کا ذریعہ۔
2. حلت وحرمت اور اشیاء کی حقیقت کو معلوم کرنے کا ذریعہ۔
3. عقائد و نظریات کو جاننے کا ذریعہ۔
4. دینی اور عقلی ضرورت ہے، جس کے بغیر زندگی بسر کرنا اور زندگی کو سنوارنا ناممکن ہے۔
5. اللہ تعالیٰ کے دستور کو معلوم کرنے کا ذریعہ۔
6. وقت وحالات کے پیش نظر انسانیت کے لیے احکام کی تبدیلی کا ذریعہ۔
7. رب اور مخلوق کے درمیان تعلق مضبوط کرنے کا ضامن۔

تعارف:

اس تحقیقی مقالہ میں انبیائے کرام علیہم السلام پر نزول وحی کی تفصیلی صورتیں بیان کی جارہی ہیں۔ مختلف روایات کی روشنی میں علماء نے نزول وحی کی درج ذیل صورتیں ذکر فرمائی ہیں۔ ان کو ذکر کرنا مقصود ہے تاکہ نزول وحی کی تمام صورتیں واضح ہو جائیں۔

صلصلۃ الجرس یعنی گھنٹیوں جیسی آواز آتی

1. تمثل ملک، فرشتہ کا انسانی شکل میں آکر پیغام پہنچانا
2. فرشتہ کا اپنی اصلی شکل میں آنا
3. کلام الٰہی
4. رویائے صادقہ
5. الواح کی صورت میں توراۃ کا تحریری نزول۔[2]
6. نفث فی الروع، یعنی جبرائیل علیہ السلام کا کسی بھی شکل میں سامنے آئے بغیر نبی کریم ﷺ کے قلب مبارک میں وحی القاء کرنا۔ ان صورتوں میں نزول وحی کی تینوں قسمیں جو سورۃ الشوریٰ میں مذکور ہیں مختلف صورتوں میں روایات سے علمائے کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں مذکور ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم کو وحی تصلصلی کہتے ہیں۔ دوسری کو وحی تمثلی کہتے ہیں، جبکہ ساتویں قسم کو وحی روعی کی صورت کہتے ہیں۔[3]

وحی کے لغوی اور اصطلاحی معنی :

وحی کا لغوی معنی خفیہ طریقے سے خبر دینا، اشارہ کرنا، پیغام دینا وغیرہ ہے جبکہ شریعت کی اصطلاح میں انبیائے کرام علیہم السلام پر اللہ پاک کی طرف سے نازل ہونے والے کلام کو "وحی" کہتے ہیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی کی صورتیں:

انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی تین صورتوں میں نازل ہوئی جیسا کہ سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا"[4]

ا۔ فرشتے کے واسطے کے بغیر براہ راست اللہ کریم کا کلام سننا جیسے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا اور شب معراج ہمارے پیارے نبی ﷺ نے سنا۔

۲۔ فرشتے کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کا پیغام آنا۔

۳۔ انبیاء کے دل میں کسی بات کا ڈالا جانا۔

انبیاء کرام علیہم السلام پر نزول وحی کی سات صورتیں:

وحی کی مذکورہ تین قسمیں انبیائے کرام علیہم السلام پر وحی کے نزول کے وقت سات صورتوں میں پائی جاتی ہیں:

1۔ خواب میں اشارہ ہونا:

جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہم السلام کو خواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا اور آپ ﷺ نے اس حکم کو حکم الٰہی قرار دیتے ہوئے اس حکم پر عمل درآمد کیا۔ جیسا کہ اس واقع کا تذکرہ قرآن کریم میں

یوں ہے:

"فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ"[5]

پہلی صورت یا حالت میں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا۔ اس کا تعلق ان رؤیائے صادقہ سے ہے جو خواب یا نیند کی حالت میں آپ کو پیش آتے تھے۔ ایسا اعلان نبوت سے قبل کے ابتدائی ایام میں ہوتا تھا۔ آپ بستر پر آرام فرما رہے ہوتے تو سوتے میں سچے خواب دکھائی دیتے، جن کی تعبیر آپ بیداری کی حالت میں دیکھ لیتے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث کے الفاظ ہیں آپؓ فرماتی ہیں:

"اول مابدئ به رسول اللہ ﷺ عن الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لایری رؤیا الاجاء ت مثل فلق الصحیح "[6]

"رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز جس چیز سے ہوا۔ وہ سچی خوابین تھیں حضور اکرم ﷺ خواب میں رات کو جو کچھ دیکھتے اس کی تعبیر دن کو صبح کے اجالے کی طرح سامنے آجاتی۔"

انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا:

"یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی"[7]

"اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب تو بتا، تیری کیا رائے ہے۔"

اس خواب کو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وحی الٰہی سمجھتے ہوئے عرض کیا کہ ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ کر گزریئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

یہی حال دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے۔ اسی واسطے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"رؤیا الانبیاء وحی"[8]

"انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے۔"

2۔ القاء فی القلب (دل میں ڈالنا):

وحی کی دوسری صورت القاء فی القلب کی ہے یعنی فرشتہ حضور اکرم ﷺ کے قلب نور میں جاگتے میں کوئی بات القاء کر دیتا۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے بیان کیا ہے:

"الثانی ینفث فی روعہ الکلام نفثا کماقال ﷺ إن روح القدس نفث فی روعی"[9]

"وحی کی دوسری قسم آپ ﷺ کے دل پر کلام القاء کیا جاتا ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ روح القدس میرے دل پر کلام القاء کرتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ان روح القدس نفث فی روعی انہ لن تموت نفس حتیٰ تستکمل رزقھا فاتقوا اللہ واجملوا فی

الطلب ولا یحملنکم علی ان تطلبوہ بمعصیۃ اللہ فان ما عنداللہ لاینال الا بطاعتہ"[10]

"روح القدس نے میرے دل میں یہ بات پھونکی کہ کوئی نفس مر نہیں سکتا یہاں تک کہ وہ اپنا رزق مکمل نہ کرلے اس لیے اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور طلب رزق میں بہتر طریق اختیار کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اسے اللہ کی معصیت کے ذریعے تلاش کرو کیونکہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔"

وحی کی اس صورت کے دوران آپ ﷺ آلات جسمانیہ کو بالکل معطل فرما کر صرف قوائے روحانی اور حواس قلبی سے کام لیتے تھے۔ اس وقت آپ دل کی آنکھوں سے فرشتے کو دیکھتے اور دل کے کانوں سے اس کی آواز سنتے تھے۔

3۔ صلصلۃ الجرس (گھنٹی کی مثل آواز)

وحی کی تیسری صورت صلصلۃ الجرس کی ہوتی تھی۔ حضور اکرم ﷺ آرام فرما ہوئے تو یکایک گھنٹی کی آواز سے آپ کے کان آشنا ہو جاتے اور خدا کا کلام گھنٹی کی آواز کی صورت میں آپ کے قلب مبارک میں جاگزیں ہو جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا:

"احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال"[11]

"کبھی کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی آتی ہے اور وہ مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے پھر وہ مجھ سے جدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ میں اس کو یاد کرلیتا ہوں۔"

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نزول وحی کی کیفیت جب ختم ہو جاتی تو سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آجاتا۔[12]

اگر سواری کی حالت میں وحی آجاتی تو سواری کا اونٹ بیٹھ جاتا اور گردن زمین کے ساتھ لگا دیتا۔[13]

کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ پر اس حال میں وحی آئی کہ میرا زانو آپ ﷺ کے زانوئے مبارک کے نیچے تھا، مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرا زانو ٹوٹ جائے گا۔[14]

وحی کی صورتوں میں اختلاف اقتضائے وحی کے مطابق ہوتا تھا مثلاً اگر وحی وعدہ خیر اور بشارت میں نازل ہوتی تو فرشتہ آدمی کی صورت میں آتا، اور اگر وحی وعید شر اور کسی امر سے ڈرانے کے بارے میں نازل ہوتی تو صلصلۃ الجرس کی مثل ہوتی۔[15]

4۔ فرشتے کا آدمی کی شکل میں آنا:

وحی کی ایک صورت یہ ہوتی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں یوں بیٹھے ہوتے جیسے چاند ستاروں کے جھرمٹ میں ہوتا ہے تو جبرائیل امین بشری لباس میں کسی غلام کا روپ دھار کر آپ کے قدموں میں آبیٹھتے اور محبوب کا کلام آقائے کائنات ﷺ تک پہنچا دیتے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی تو وہ گھنٹی کی آواز کی صورت میں آتی ہے اور

"احیانا بمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی مایقول"[16]

"بسا اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے وہ مجھ سے کلام (وحی) کرتا ہے اور جو وہ کہتا ہے میں یاد کرلیتا ہوں۔"

احادیث مبارکہ میں ہے کہ اکثر و بیشتر حضرت جبرائیل پیغام خداوندی بصورت وحی لے کر حضور اکرم ﷺ کے ایک جانثار صحابی حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ:

"کان رسول اللہ ﷺ یشبہ دحیۃ الکلبی بجبریل علیہ السلام "[17]

"رسول اللہ ﷺ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو جبریل علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔"

5۔اللہ تعالیٰ کا بلاواسطہ [پردے کے پیچھے سے] وحی فرمانا:

وحی کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کے فرشتے کے واسطے کے بغیر بھی آپ ﷺ سے براہ راست گفتگو فرمانا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا"[18]

"اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔"

وحی کی یہ صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے نص قرآنی سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ کے لیے اس کا ثبوت (قرآن کی بجائے) معراج کی حدیث میں ہے۔[19]

نزول وحی کی خصوصی صورتیں:

وحی الٰہی کی مذکورہ پانچ عمومی صورتوں کے علاوہ تین خصوصی صورتیں بھی تھیں جو پیغام خداوندی کی ترسیل کے لیے آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات سے مختص تھیں۔ یہ صورتیں درج ذیل ہیں:

1۔فرشتے کا اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہونا:

وحی الٰہی کی ایک صورت یہ ہوتی تھی کہ آپ فرشتے (جبرائیل) کو اس کی اصلی اور پیدائشی صورت میں دیکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کی حسب مشیت آپ کی طرف وحی کرتا تھا۔ یہ صورت آپ کے ساتھ دو مرتبہ پیش آئی۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں فرمایا ہے۔[20]

حضور اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ ان کی اصلی اور پیدائشی صورت میں دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ زمانہ بعث میں فترت وحی کے بعد اور دوسری مرتبہ شب معراج میں سدرہ کے پاس۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جبرائیل امین کو اس کی اصلی صورت میں دو ہی بار دیکھا ہے۔ ایک بار اس وقت جب کہ آپ نے خود ان سے ان کے دیکھنے کو کہا اور انہوں نے دکھایا تو آسمان کے کنارے ان سے بھر گئے اور دوسری بار شب معراج میں سدرہ کے پاس۔[21]

بعض علماء کرام کا قول ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت حقیقی ہے اور دوسری مثالی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی حقیقی صورت کو نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا دیکھنا ثابت نہیں ہے۔ یعنی یہ بھی حضور ﷺ کی خصوصیت ہے جبکہ مثالی صورت کو دیگر انبیائے کرام نے بلکہ بعض صحابہ عظام رضی اللہ عنہ نے بھی

دیکھا ہے۔[22]

2۔شب معراج کی وحی:

وحی الٰہی کی ایک صورت وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات آپ ﷺ پر نماز کی فرضیت وغیرہ کے سلسلے میں فرمائی ہے۔جب کہ آپ آسمانوں کے اوپر تھے۔[23]

3۔اللہ تعالیٰ کی بلاواسطہ و بلاحجاب وحی:

وحی الٰہی کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا بلاواسطہ و بلاحجاب وحی فرمانا ہے۔ حضور سید دوعالم ﷺ کی بے شمار خصوصیات میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا اور بلاواسطہ کلام فرمایا، چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"رأیت ربی فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت انت اعلم یارب فوضع کفہ بین کنفی فوجدت بردھا بین تدی فعلمت ما فی السموات والارض"[24]

"میں نے اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا، رب ذوالجلال نے مجھ سے فرمایا کہ ملائکہ مقربین کس بات پر جھگڑا کرتے ہیں تو میں نے عرض کی مولا تو ہی خوب جانتا ہے۔[25] حضور ﷺ نے فرمایا پھر میرے رب نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا میں نے اس (کے اصول و فیض) کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی پس مجھے ان تمام چیزوں کا علم ہو گیا جو کہ آسمانوں اور زمینوں میں تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

"رأی ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بقؤادہ"[26]

"حضور ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب کو دیکھا ایک مرتبہ سر کی آنکھوں سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھوں سے۔"

قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوالحسن الشعری اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ:

"ورأی ربہ بعینی رأسہ"[27]

"کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔"

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

"الراجع منہ عند اکثر العلماء انہ رآہ"[28]

"اکثر علماء کے نزدیک ترجیح اسی کو ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے (شب معراج میں) اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

شب معراج میں نبی اکرم ﷺ کے قرب اس مقام پر پہنچے کہ وہاں تک جبرائیل امین کو کیا کسی مخلوق کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی، وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے درمیان کوئی واسطہ حجاب نہ تھا۔ ارشاد ربانی ہے:

"فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی"[29]

"پھر اس نے اپنے بندہ خاص کو وحی کی جو کی۔"

اب کوئی بتلائے اور کیا بتلائے کہ وہاں طالب و مطلوب اور محب و محبوب کے درمیان راز و نیاز کی کیا کیا باتیں ہوئیں۔

میان عاشق و معشوق رمزیست

کہ جبرائیل امین راہم خبر نیست

علامہ آلوسیؒ نے وحی کی اقسام پر بحث کرتے ہوئے لکھا کہ اس وحی کی صورتیں تقریبا 46 ہیں، بعدازاں ان کی مشہور صورتوں کا تذکرہ کیا ہے۔علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

"وذكر الحليمي أن الوحي كان يأتيه عليه الصلاة والسلام على ستة وأربعين نوعاً: مثل النفث في الروع، وتمثل الملك له بصورة دحية رضي الله تعالىٰ عنه مثلاً وسماعه مثل صلصلة الجرس الى غير ذلك۔"[30]

وحی کیفیات:

احادیث مبارکہ اور آثار سے وحی کے وقت کی صورت حال اور کیفیات پر علماء نے روشنی ڈالی ہے، جس کا مقصد وحی کی اہمیت اور افادیت کو بیان کرنا ہے۔ یہ ثابت کرنا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب ہے، جو رحمت عالم ﷺ پر نازل ہوا۔

- احداهما: أن يأتيه الملك في مثل صلصلة الجرس كما في الصحيح وفي مسند أحمد عن عبدالله بن عمر سألت النبي ﷺ هل تحس بالوحي فقال أسمع صلاصل ثم أسكت عند ذلك فما من مرة يوحي إلي إلا ظننت أن نفسي تقبض
- الثانية: أن ينفث في روعه الكلام نفثاً كما قال ﷺ: "إن روح القدس ونفث في روعي." أخرجه الحاكم، وهذا قد يرجع إلى الحالة الأولىٰ أو التي بعدها بأن يأتيه في إحدى الكيفيتين وينفث في روعه۔
- الثالثة: أن يأتيه في صورة الرجل فيكلمه كما في الصحيح: "وأحيانا يتمثل لي الملك رجلاً فيكلمني فأعي ما يقول." زاد أبو عوانة في صحيحة: "وهو أهونه علي."
- الرابعة: أن يأتيه الملك في النوم وعد من هذا قوم سورة الكوثر وقد تقدم ما فيه
- الخامسة: أن يكلمه الله إما في اليقظة كما في ليلة الإسراء أو في النوم كما في حديث معاذ: "أتاني ربي فقال: فيم يختصم الملاء الاعلىٰ." الحديث)
- وليس في القرآن من هذا النوع شيء فيما أعلم نعم يمكن أن يعد منه آخر سورة البقرة لما تقدم وبعض سورة الضحىٰ وألم نشرح."[31]

صاحب الاتقان فی علوم القرآن بیان فرماتے ہیں:

"ان النبی ﷺ انخلع من صورۃ البشری الی صورۃ الملکۃ واخذہ من جبریل "[32]

"نبی اکرم ﷺ بشری حالت سے ملکوتی حالت کی طرف منتقل ہو جاتے اور جبرائیل امین سے (پیغام الٰہی) وصول فرمالیتے ہیں۔"

علماء کے دوسرے گروہ کا نقطۂ نظر اس کے برعکس یہ ہے کہ ہم آہنگی و مطابقت کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے حضور ﷺ اپنی بشری حالت سے ملکی حالت کی طرف نہیں لوٹتے تھے بلکہ جبرائیل امین علیہ السلام اپنی حالت ملکوتی کو چھوڑ کر بشری حالت میں منتقل ہو جاتے تھے۔ تاکہ حضور ﷺ کے قلب انور پر نزول قرآن کامل یکسوئی سے ہو سکے۔ ان کا نقطہ نظر بھی امام سیوطی یوں بیان کرتے ہیں:

"ان الملک انخلع الی البشری حتیٰ یاخذہ الرسول منہ"[33]

فرشتہ (ملکوتی حالت سے) بشریت کی طرف منتقل ہو جاتا تاکہ حضور ﷺ اس سے (پیغام ربانی) حاصل کر سکیں۔"

مذکورہ دونوں نقطۂ ہائے نظر میں سے جنہیں علماء و آئمہ تفسیر بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ دوسرا نقطہ باہمی تقابل پر زیادہ وزنی اور قابل قبول نظر آتا ہے۔ اس لیے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی حیثیت ایک قاصد اور پیغام رساں کی تھی جو پیغام ایزدی لے کر محبوب خدا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ بلاشبہ قدسیان افلاک میں قدر و منزلت کے اعتبار سے حضرت جبرائیل علیہ السلام بلند ترین مرتبہ کے حامل ہیں اور سردار ملائکہ ہیں مگر جب وہ محبوب حقیقی کا پیغام سرمدی لے کر بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضری دیتے تو ان کی حیثیت سردار ملائکہ کی نہیں بلکہ خادم کی ہوتی تھی۔ مقام منصب مصطفوی ﷺ کی عظمت کا یہ تقاضا تھا کہ ادب کی رسالت میں حاضر ہوتے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصل حالت چھوڑ کر حضور اکرم ﷺ کی بشری حالت میں اترتے۔

خلاصہ بحث:

- وحی القاء اور اللہ تعالیٰ کے منتخب برگزیدہ ہستیوں تک اللہ تعالیٰ کے پیام پہنچانے کو کہا جاتا ہے۔ جس پر حضرت جبرائیلؑ مقرر ہیں۔
- علامہ آلوسی کے بقول آپ ﷺ تک مختلف 40 سے زائد طریقوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا پیغام یا وحی نازل ہوئی۔ ان میں سے مشہور طریقے سات ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ زیادہ تر صحابہ کی شکل میں تشریف لاتے، البتہ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ کو اُن کی اصل شکل میں دیکھا ہے۔
- علم قطعی کا ذریعہ، حلت و حرمت اور اشیاء کی حقیقت کو معلوم کرنے کا ذریعہ اور عقائد و نظریات کو جاننے کا ذریعہ
- دینی اور عقلی ضرورت ہے، جس کے بغیر زندگی بسر کرنا اور زندگی کو سنوارنا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دستور کو معلوم کرنے کا ذریعہ اور وقت و حالات کے پیش نظر انسانیت کے لیے احکام کی تبدیلی کا ذریعہ

رب اور مخلوق کے درمیان تعلق مضبوط کرنے کا ضامن۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

[1] ۔القسطلانی، احمد بن محمد، المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، المکتبہ التوفیقہ، مصر، ن م، 110/1

[2] ۔ عینی، محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، داراحیاء التراث، بیروت، ن م، 74/1

[3] ۔امجدی، محمد شریف الحق، مفتی، نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، فرید بک سٹال، لاہور، 2000ء، 234/1

[4] ۔الشوریٰ51:44

[5] ۔الصافات37:102

[6] ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، بیروت،1422ھ،7/1،رقم الحدیث:30

[7] ۔الصافات۳۷:۱۰۲

[8] ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الوضوء،39/1،رقم الحدیث:138

[9]۔السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت،2001ء،44/1

[10] ۔ابن قیم، محمد بن ابی بکر، الجوزیہ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، مؤسستہ الرسالۃ، بیروت،1994ء،79/1

[11] ۔البخاری، صحیح البخاری،6/1،رقم الحدیث:02، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ

[12] ۔ایضاً

[13] ۔ابن حنبل، احمد بن محمد بن حنبل، مسند لامام احمد، مؤسستہ الرسالۃ، بیروت،2004ء،118/6

[14] ۔البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب لایستوی القاعدون، رقم الحدیث:۴۳۱۶

[15] ۔الزرقانی، محمد بن عبدالباقی، شرح الزرقانی علی المواہب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ن م،234/1

[16] ۔البخاری، صحیح البخاری، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث:03

[17] ۔ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجیل، بیروت،1992ء،167/1

[18] ۔النساء ۱۶۴:۴

[19] ۔ابن قیم، زاد المعاد،80/1

[20] ۔ایضاً

[21] ۔الزرقانی، شرح علی المواھب،230/1

[22] ۔الزرقانی، شرح علی المواہب،234/1

[23] ۔ابن قیم، زاد المعاد،18/1

[24] ۔ایضاً

[25]Dr Muhammad Waseem Mukhtar, Saadjaffar. 2022. "Perception of Aqsaam-Ul-Quran and Contemporary Usefulness : A Research Study: اقسام القرآن کی حکمتیں اور عصری افادیت: ایک تحقیقی مطالعہ". *Iḥyāʾ Alʿulūm - Journal of Department of Quran O Sunnah* 22 (2). https://joqs-uok.com/index.php/ihya/article/view/166.

[26] ۔السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الخصائص الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ن م،161/1

[27] ۔زرقانی علی المواہب، ج:ا، ص:۳۰۷

[28] ۔ایضاً، ص:۲۳۲

[29] ۔النجم ۱۰:۵۳

[30] ۔آلوسی، محمود بن عبداللہ، تفسیر الالوسی، روح المعانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ، 374/6

[31] ۔الاتقان فی علوم القرآن، ج:۱، ص:۱۶۰

[32]۔ایضاً، ص:۴۳

[33] ۔الاتقان فی علوم القرآن، ج:۱، ص:۴۳